بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۴۹
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل ربوہ
یوم جمعرات
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۵۸/۲۳ | ۱۶ رمضان المبارک ۱۳۸۹ھ ۔ ۲۷ نبوت ۱۳۴۸ ہش ۔ ۲۷ نومبر ۱۹۶۹ء | نمبر ۲۷۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

یہ بالکل سچّی بات ہے کہ نماز روزہ بھی متقیوں ہی کا قبول ہوتا ہے

جب تک انسان متقی نہیں بنتا اس کی عبادات میں قبولیّت کا رنگ پیدا نہیں ہوتا

"بار بار قرآنِ شریف کو پڑھو اور تمہیں چاہیئے کہ بُرے کاموں کی تفصیل لکھتے جاؤ اور پھر خدا تعالےٰ کے فضل اور تائید سے کوشش کرو کہ ان بدیوں سے بچتے رہو ۔ یہ تقویٰ کا پہلا مرحلہ ہوگا ۔ جب تم ایسی سعی کرو گے تو اللہ تعالےٰ پھر تمہیں توفیق دے گا اور وہ کافوری شربت تمہیں دیا جاوے گا جس سے تمہارے گناہ کے جذبات بالکل سرد ہو جائیں گے اس کے بعد نیکیاں ہی سرزد ہوں گی ۔ جب تک انسان متقی نہیں بنتا یہ جام اسے نہیں دیا جاتا اور نہ اس کی عبادات اور دعاؤں میں قبولیت کا رنگ پیدا ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ یعنی بے شک ۔ اللہ تعالیٰ متقیوں ہی کی عبادات کو قبول فرماتا ہے ۔ یہ بالکل سچّی بات ہے کہ نماز روزہ بھی متقیوں ہی کا قبول ہوتا ہے ۔ ان عبادات کی قبولیت کیا ہے اور اس سے مراد کیا ہے ؟

سو یاد رکھنا چاہیئے کہ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ نماز قبول ہو گئی ہے تو اس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ نماز کے اثرات اور برکات نماز پڑھنے والے میں پیدا ہو گئے ہیں ۔ جب تک وہ برکات اور اثرات پیدا نہ ہوں اس وقت تک نری ٹکریں ہی ہیں ۔ اس نماز یا روزہ سے کیا فائدہ ہوگا جبکہ اسی مسجد میں نماز پڑھی اور وہیں کسی دوسرے کی شکایت اور گلہ کر دیا ۔ یا رات کو چوری کر لی ۔ کسی کے مال یا امانت میں خیانت کر لی ۔ کسی کی شان پر جو خدا تعالیٰ نے اسے عطا کی ہے بُخل یا حسد کی وجہ سے حملہ کر دیا ۔ کسی کی آبرو پر حملہ کر دیا ۔ غرض اِس قسم کے عیبوں اور بُرائیوں میں اگر مبتلا کا مبتلا رہا تو تم ہی بتاؤ اس نماز نے اسے کیا فائدہ پہنچایا ؟

چاہیئے تو یہ تھا کہ نماز کے ساتھ اس کی بدیاں اور بُرائیاں جن میں وہ مبتلا تھا کم ہو جاتیں ۔ اور نماز اس کے لئے ایک عمدہ ذریعہ ہے ۔ پس پہلی منزل اور مشکل اس انسان کے لئے جو مومن بننا چاہتا ہے یہی ہے کہ بُرے کاموں سے پرہیز کرے ۔ اِسی کا نام تقویٰ ہے ۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۷۶ ، صفحہ ۳۷۷)

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۲۶ نبوت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ حضور کی حرمِ محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے ۔ الحمد للہ ۔

احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں ۔

● مجلس انصار اللہ کا مالی سال ۳۰ نبوت (دسمبر) کو ختم ہو رہا ہے ۔ چونکہ سال کے آخری ماہ کے آخر میں جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ ہے اس لئے جلسہ سے پہلے پہلے ہی وصولی چندہ جات کے کام کو مکمل کرنا ضروری ہے ۔ ہر مجلس کے زعیم کا فرض ہے کہ تمام بقایا داران سے اس عرصہ میں بقایا جات وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں ۔ اور کسی رُکن کو بقایا دار نہ رہنے دیں ۔ مستعدی سے کام لیجئے اور ہر بقایا دار کے پاس پہنچ کر وصولی کیجئے ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء ۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

● میری بچی عزیزہ امۃ الباسط ایاز اور ان کے شوہر عزیز افتخار احمد صاحب ایاز بچوں سمیت مشرقی افریقہ سے ربوہ آ رہے ہیں احباب سے درخواست ہے کہ ان کے بخیریت و عافیت پہنچنے کے لئے دعا فرما دیں ۔ انشاء اللہ وہ یکم دسمبر کو پاکستان پہنچیں گے ۔

(خاکسار ابو العطاء)

● جلسہ سالانہ قریب آ رہا ہے جو احباب کسی مجبوری کے پیشِ نظر جماعتی رہائش گاہوں میں قیام نہ کر سکتے ہوں انہیں اپنے کوائف یعنی تعداد مکمل پتہ وغیرہ نظامت مکانات کو یکم دسمبر سے قبل ارسال کر دینا چاہئیں ۔ تاکہ بروقت الاٹمنٹ ہو سکے اور عید کے معاً بعد اس کی اطلاع بذریعہ ڈاک انہیں بھجوائی جا سکے ۔

(ناظم مکانات جلسہ سالانہ ۔ ربوہ)

● سورہ بقرہ کی سترہ آیات حفظ کرنے والی بہنوں کی پہلی فہرست حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ۲۹ رمضان المبارک کو بغرض دعا پیش کی جائے گی ۔ اس لئے تمام لجنات ممبرات اور ناصرات میں سے جو جو یہ آیات یاد کر لیں ان کی مکمل فہرست ۲۹ رمضان سے پہلے بھجوا دیں ۔ اتنا پہلے بھجوائیں کہ ۲۹ رمضان سے ایک دو دن قبل اطلاع مل جائے ۔ ناصرات اور ممبرات کی الگ الگ فہرستیں ہوں ۔ انشاء اللہ تعالےٰ ان کو سندات بھی دی جائیں گی ۔

(صدر لجنہ مرکزیہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ نبوت ۱۳۴۸ ہش

کوئی نظام یقین کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتا

دُنیا میں اب ہر کام ایک نظام کے ساتھ ہی سرانجام پا سکتا ہے۔ بیشک آج بھی انفرادی قابلیتیں اور جدوجہد زندگی کے کسی پہلو کی ترقی کے لئے بنیاد کی حیثیت رکھتی ہیں کیونکہ اگرچہ ہر انسان کو ہر قسم کے قویٰ عطا ہوئے ہیں لیکن قدرت نے مختلف انسانوں میں مختلف قابلیتوں میں کمی بیشی کر کے دُنیا میں رنگارنگ کے پھول کھلائے ہیں اور بوقلمونی سے یکسانی کی اکتاہٹ کا جمود توڑا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا انسانی زندگی میں کوئی مزہ نہ رہتا۔ اور انسان جڑواں بچوں کی طرح ایک دوسرے کے لئے سوہانِ رُوح بن جاتے۔ قدرت نے اختلاف پیدا کر کے دنیا کو خوشگوار بنا دیا ہے۔ جیساکہ ذوق نے کہا ہے ع

اے ذوق اس جہاں کو ہے زیب اختلاف سے

یہی غرض اس حدیث سے ظاہر ہوتی ہے جو بایں الفاظ سب کو معلوم ہے

اختلاف امتی رحمۃ

الغرض سب انسانوں کو قویٰ تو سب ملے ہیں لیکن قدرت نے ان میں ذرا ذرا سا اختلاف پیدا کر کے زندگی کو گوارا کر دیا ہے۔ اور انسانوں کو باہمی تعاون کا ایک بنیادی مقام عطا کیا ہے۔ یہ جو کہا جاتا ہے کہ انسان سوشل ہستی ہے اسی وجہ سے ہے کہ مختلف انسانوں کے مختلف قویٰ میں فرق رکھا گیا ہے۔ کوئی شخص موچی کا کام اچھا کر سکتا ہے تو کوئی لوہار کے کام میں یدِطولیٰ حاصل کر سکتا ہے۔ کوئی سائنس کا دلدادہ ہے تو کوئی ادبی رُجحانات رکھتا ہے۔ حالانکہ ہر انسان میں ابتدائی قابلیت ہر قسم کے کام کی ہوتی ہے اور انسان کوشش کر کے ہر کام میں کچھ نہ کچھ مہارت پیدا کر سکتا ہے لیکن بعض لوگ مثلاً پیدائشی طور پر ریاضی کا رجحان رکھتے ہیں اور بعض آرٹ کا۔ اس لئے ضروری تھا کہ انسان مِل جُل کر رہیں اور ایک دوسرے کی قابلیت سے فائدہ اٹھائیں۔ اس مِل جُل کے رہنے کا نام سوسائٹی یا سماج ہے۔ اور ضروری تھا کہ سوسائٹی یا سماج میں توازن قائم رکھنے کے لئے ہر قسم کا نظام ہو جس کے کچھ قواعد ہوں جن کی پابندی لازمی ہو۔ خلاف ورزی کو روکنے کا بندوبست ہو۔ اسی قسم کے نظاموں میں سے سیاسی نظام ہے اقتصادی نظام ہے۔ تعلیمی نظام ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

انسانوں نے اپنے اپنے حالات کے مطابق اور اپنی ضروریات کے پیشِ نظر اپنے اپنے نظام بنائے ہیں۔ اور جہاں تک انسانی عقل کام کر سکتی ہے نظام کے مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کی ہے۔ مگر جس طرح انسانی قویٰ محدود ہیں اسی طرح اس کی عقل بھی محدود ہے اس لئے انسان آج تک کوئی کامل نظام خواہ سیاسی ہو یا اقتصادی۔ تعلیمی ہو یا تمدنی بنا نہیں سکا۔ بڑے بڑے فیلسوف ارسطو سے لے کر آج تک کے ماہرین نے بڑے بڑے غور و خوض سے مختلف نظامہائے زندگی پر اپنے فیصلے دیئے ہیں اور فی الحقیقت انسان نے آج عقل کی انتہائی قوت سے ایسے ایسے نکات پیدا کئے ہیں کہ جن کو اگر زیرِ عمل لایا جائے تو دُنیا میں واقعی توازن قائم ہو سکتا ہے اور زندگی کی گاڑی بے خراش چلتی جا سکتی ہے مگر مشکل یہ ہے کہ تمام لوگوں کو ان قوانین پر عمل کرانے کا انسان کے پاس سوا تعزیری سزا کے یا کسی قدر تحریص جزا کے اور کوئی ذریعہ نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ کسی انسان کو تعزیر اور تحریص سے بھی کسی چیز کا کماحقہٗ پابند نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ ایک چیز ہے جو کسی انسان کو شوق سے پابندی کے حدود پر قائم رکھنے میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے اور وہ ہے یقین۔ جب کسی انسان کو یقین ہو کہ فلاں کام کا نتیجہ لازماً فلاں پیدا ہو گا تو وہ بغیر کسی جزا سزا کے خیال سے اس کو باحسن طریق سرانجام دیتا ہے یا اس کو ترک کر دیتا ہے۔ اس لئے دُنیا میں تعاون قائم کرنے کے لئے اور کسی نظام کو کامیاب بنانے کے لئے لازمی ہے کہ اس نظام پر یقین پیدا کیا جائے۔ پھر بھی ایک آدھ انسان کے یقین سے کچھ نہیں ہو سکتا کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ یقین کی بنیاد زیادہ سے زیادہ وسیع اور ہمہ گیر ہو مثال کے طور پر اشتراکی اقتصادی نظام کی بنیاد مادی ضروریات میں مساوات پر رکھی گئی ہے لیکن اس میں بھی کامیابی نہیں ہو سکی۔ اشتراکیت کے اصولوں میں بھی ہر وقت تغیّر و تبدّل کرنا پڑ رہا ہے اور جو اصول مثلاً، کارل مارکس اور اینگل نے دیئے تھے آج ان میں اتنا تغیّر و تبدّل ہو چکا ہے کہ روس اور چین دونوں اشتراکی ہوتے ہوئے بھی ایک دوسرے کے سخت خلاف ہیں اور باہم لڑنے مرنے کو تیار ہیں۔

یہ ایک مثال ہے اسی طرح دوسرے نظاموں کا حال ہے۔ فی الحقیقت انسان محض عقل سے قیامت تک کوئی ایسی بنیادیں استوار نہیں کر سکتا جو یقینِ محکم کی عمارت کو ہمیشہ کے لئے سہارا دے سکیں۔ انسان کی اس کمزوری کی وجہ سے اللہ تعالےٰ نے سلسلہ انبیاء علیہم السلام کا آغاز کیا ہے جنہوں نے حقیقی طور پر اس منبع کی نشاندہی کی ہے جو ہمہ گیر یقینِ محکم کی بنیاد بن سکتا ہے۔ قرآنِ کریم کے الفاظ ہیں

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

(ترجمہ) یہی کامل کتاب ہے اس (امر) میں کوئی شک نہیں متقیوں کو ہدایت دینے والی ہے۔ جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور جو (کچھ) ہم نے انہیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں۔ اور جو تجھ پر نازل کیا گیا ہے یا جو تجھ سے پہلے نازل کیا گیا تھا۔ اس پر ایمان لاتے ہیں اور آئندہ ہونے والی (موعود باتوں) پر (بھی) یقین رکھتے ہیں۔ یہ لوگ (یقیناً) اس ہدایت پر (قائم) ہیں جو ان کے رب کی طرف سے (آئی) ہے۔ اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

(باقی)

درخواستِ دعا

میرا لڑکا عزیز جمال الدین سرور احمد ابن مولوی محمد الدین صاحب شہید بحری جہاز میں بطور الیکٹرک انجنیئر ملازم ہے۔ ایک سفر سے واپس آیا تھا اب پھر سفر پر جا رہا ہے تمام احمدی بھائی بہنیں دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ سفر و حضر میں اس کا حامی و ناصر ہو اور اپنی حفاظت میں رکھے۔

(امۃ الغنی - ربوہ)

قوموں کی اصلاح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"

روزنامہ الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی نوجوانوں کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے نوجوانوں کو اس کے مطالعہ کی عادت ڈالیئے اور قوموں کی اصلاح کا سامان کیجیئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

تاریخ افاغنہ کا ایک گم شدہ ورق

افغانستان میں عبرانی کتبات کا انکشاف

محترم شیخ عبدالقادر صاحب لاہور

حضرت سلیمان علیہ السلام کے بعد ارض کنعان میں بنی اسرائیل دو حصوں میں بٹ گئے۔ شمالی سلطنت کا نام اسرائیل اور اس کا دارالحکومت سامریہ تھا۔ جنوبی حصہ یہودیہ کہلایا اور اس کا مرکز یروشلم تھا۔

ساتویں صدی قبل مسیح میں آشوری حکمران طوفان غضب وخواں بن کر مشرق وسطی کی آبادیوں پر مسلط تھے۔ بنی اسرائیل کا اتحاد پارہ پارہ ہو چکا تھا۔ آشوری ان کی کمزوری کو بھانپ چکے تھے۔ وہ بلائے ناگہانی بن کر ان پر ٹوٹ پڑے۔ شمالی سلطنت کا دارالحکومت سامریہ مفتوح ہوا یہاں کی آبادی عراق میں منتقل کر دی گئی اس کے بدلے میں عراقی قبائل سامریہ میں لاکر بسا دیئے گئے۔

اس حادثہ عظیم کے ۱۳۶ سال بعد بخت نصر کی افواج قاہرہ نے جنوبی سلطنت کو روند ڈالا۔ یروشلم میں ہیکل سلیمانی کی اینٹ سے اینٹ بج گئی۔ یہودیہ کا شیرازہ منتشر ہوگیا۔ یہاں کی آبادی بھی عراق میں منتقل کردی گئی۔ اس طرح بنی اسرائیل کے بارہ فرقے جلاوطن ہوگئے۔

اس مہاجرت کے ستر سال بعد فارس و ماد کے شہنشاہ خورس (ذوالقرنین) نے بنی اسرائیل کو اجازت دی کہ وہ اپنے وطن میں واپس جاکر بس سکتے ہیں لیکن صرف دو فرقے واپس گئے۔ بنی اسرائیل کے اسباط عشرہ۔ عراق۔ ایران اور خراسان میں آباد ہوگئے۔ اور مرور زمانہ کے ساتھ تاریخ کے دھندلکوں میں گم ہوگئے۔

صدیوں سے بنی اسرائیل کے دس گمشدہ فرقوں کی تلاش جاری ہے۔ بعض افغان قبائل مدعی ہیں اس امر کے کہ وہ بنی اسرائیل کی اولاد ہیں۔ قوم افاغنہ کی روایت قدیم ہمیں یہی بتاتی ہے کہ بنی اسرائیل یہاں آباد ہوئے تھے۔ اور افغان قبائل کا ایک حصہ بنی اسرائیل کی ذریت ہے۔

دورِ قدیم کی کوئی بھی تاریخ افغانستان اٹھا کر دیکھیئے پہلے باب میں ہی آپ کو بنی اسرائیل کے یہاں آباد ہونے کا ذکر مل جائے گا۔ یہ وہ اہل کتاب ہیں جو کہ اسلام میں مدغم ہو کر ملتِ اسلامیہ کا جزو لاینفک بن گئے۔

بیسویں صدی کے وسط تک یہ محض دعوے تھا۔ تاریخی حقائق مخفی تھے اس کے بعد افغان قبائل کے اس دعوے کی تائید میں تاریخی شواہد ملنا شروع ہوگئے۔ تاریخ کے دھندلکے چھٹتے گئے۔ آج ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ اسلام سے پہلے بنی اسرائیل کا یہاں دور دورہ رہا ہے۔ اس کا درخشندہ ثبوت ۲۴ عبرانی کتبات ہیں جو کہ کابل اور علاقہ غورستان سے دستیاب ہوئے ہیں۔

عہد وسطی کے عبرانی لٹریچر میں مسلسل ہمیں یہ ذکر ملتا ہے کہ خراسان میں یہودیوں کی بستیاں موجود ہیں۔ اس عہد کے خراسان میں مشرقی ایران، افغانستان اور ترکستان شامل تھے۔ ان بستیوں کو عبرانی زبان میں "مدینوۃ خراسان" کہا جاتا ہے۔ یعنی خراسان کی یہودی آبادیاں

مسلم مورخین وجغرافیئین کے لٹریچر میں مزید تفصیل ملتی ہے۔ کہ یہ آبادیاں کن کن شہروں میں تھیں، اس سلسلہ میں نیشاپور میمنہ۔ کابل۔ قندھار مرؤ کا نام سرفہرست ہے۔ بالخصوص بلخ اور غزنی یہودیوں کی آماجگاہ تھے ایک افغانی مورخ لکھتا ہے۔

افغانستان میں ایک بستی کا نام "یہودیہ" بھی تھا۔ غور کے رہنے والے ایک عالم نے ۱۲۶۰ عیسوی میں طبقات ناصری کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ اس میں وہ لکھتے ہیں کہ غور کے یہودیوں کا مطالبہ تھا کہ انہیں ایک مخصوص علاقہ میں بسایا جائے"

(جلد اول ص ۳۶-۳۷)

یہودی یہاں کتنے عرصہ سے آباد تھے یہ امر البتہ محل نظر ہے۔

بائیبل میں لکھا ہے کہ فارسی دور حکومت میں یہودی کوش سے سندھ تک کے علاقوں میں سبھی جگہ موجود تھے۔ صحیفہ آستر کے حسب ذیل الفاظ قابل غور ہیں۔

"ہند سے کوش تک ایک سو ستائیس صوبوں کے یہودیوں کو ...... ان کے حروف اور ان کی زبان کے مطابق فرمان لکھ کر بھیجا گیا۔"

(ملاحظہ ہو صحیفہ آستر باب ۸ آیت ۹)

یہ حوالہ کم از کم دوسری صدی قبل مسیح کا ہے یسعیاہ ثانی کے صحیفہ میں ہے کہ یہود ارض سینیم میں آباد ہیں (یسعیاہ ۴۹/۱۲) سین سے مراد چین یا کوہ ہندوکش کا علاقہ ہے۔

یہ حوالہ پانچویں صدی قبل مسیح کا ہے۔ ان حوالوں سے ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل کے اسباط عشرہ بہت قدیم زمانہ سے بلاد شرقیہ میں آباد تھے۔

افغانستان میں جو اکتشافات اثریہ کی شہادتیں ملی ہیں، ان سے بھی ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل یہاں زمانہ قبل اسلام سے موجود رہے ہیں۔

قندھار اور لغمان (جلال آباد) میں اشوک کے نصب کردہ ارامی کتبے ملے ہیں جو کہ ثبوت ہے اس امر کا کہ کم از کم تیسری صدی قبل مسیح میں ارامی بولنے والے قبائل یہاں آباد تھے۔ واضح رہے کہ جلاوطن یہودیوں کی مذہبی زبان عبرانی تھی اور قومی زبان ارامی۔

ارامی کتبات کے بعد عبرانی رسم الخط کے ۲۳ کتبے علاقہ غور سے ملے ہیں۔ ان میں عبرانی فارسی اور ارامی کے ملے جلے الفاظ مستعمل ہیں۔

ان میں بیس لوح مزار ہیں۔ قبریں یہودیوں کی ہیں۔ الواح پر بائیبل کی بعض عبارات بھی درج ہیں۔ ان کتبات کے زمانہ کے متعلق ابھی فیصلہ نہیں ہوا۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ ان کا زمانہ آٹھویں صدی عیسوی ہے۔ اور دوسرے کہتے ہیں بارھویں صدی کے ہیں۔ تیرھویں صدی کا ایک عبرانی کتبہ کابل کے نواح سے ملا ہے

اب مینار جام کے علاقہ میں یہودیوں کی اس نو آبادی کی تلاش ہونے والی ہے۔ جہاں سے بیس یہودی علماء و فضلا کے لوح مزار ملے ہیں۔

اس نو آبادی کے انکشاف کے بعد تاریخ افاغنہ کا ایک گم شدہ ورق تاریخ کی روشنی میں آجائے گی۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو روما سے نکلنے والا جرنل ایسٹ اینڈ ویسٹ جلد ۱۴ ۱۹۶۳ء اور امیرکن اورنیٹل سوسائٹی جرنل ۸۵ ۱۹۶۵ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام "مسیح ہندوستان میں" میں فرماتے ہیں:۔

"سو واضح ہو کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو ان کے فرض رسالت کی رو سے ملک پنجاب اور اس کے نواح (افغانستان وکشمیر) کی طرف سفر کرنا نہایت ضروری تھا۔ کیونکہ بنی اسرائیل کے دس فرقے جن کا نام انجیل میں اسرائیل کی گمشدہ بھیڑیں رکھا گیا ہے۔ ان ملکوں میں آ گئے تھے جن کے آنے سے کسی مورخ کو انکار نہیں ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ حضرت مسیح علیہ السلام اس ملک کی طرف سفر کرتے اور ان گم شدہ بھیڑوں کا پتہ لگا کر خدا تعالیٰ کا پیغام ان کو پہنچاتے اور جب تک وہ ایسا نہ کرتے تب تک ان کی رسالت کی غرض بے نتیجہ اور نامکمل تھی۔"

(صفحہ ۱۹)

پھر فرماتے ہیں:۔

"توریت میں بنی اسرائیل کے لئے وعدہ تھا کہ اگر تم آخری نبی پر ایمان لاؤ گے تو آخری زمانہ میں بہت سی مصیبتوں کے بعد پھر حکومت اور بادشاہت تم کو ملے گی۔ چنانچہ وہ وعدہ اس طور پر پورا ہوا کہ بنی اسرائیل کی دس قوموں نے اسلام اختیار کرلیا اسی وجہ سے افغانوں میں بڑے بڑے بادشاہ ہوئے اور نیز کشمیریوں میں بھی۔"

(حاشیہ ص ۶۷)

اس ماہ کے چندہ جات از راہ کرم اسی ماہ میں ادا فرمائیں (ناظر بیت المال آمد) ربوہ

مجلس انصار اللہ لاہور کے سالانہ اجتماع کی مختصر روداد

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر انصار اللہ مرکزیہ کی تشریف آوری اور اہم خطاب

مجلس انصار اللہ لاہور کا سالانہ اجتماع مورخہ ۸ نومبر ۱۹۶۹ء بروز ہفتہ شروع ہو کر ۹ نومبر کو تقریباً ۲ بجے دوپہر بخیر و خوبی ختم ہوا۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہ ربہ صدر مجلس مرکزیہ نے بمعہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نائب صدر اور مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب قائد مال مجلس مرکزیہ اور چوہدری فضل الٰہی صاحب بشیر سابق مبلغ افریقہ و ماریشس شرکت فرما کر ہماری حوصلہ افزائی فرمائی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

اجتماع کا پہلا اجلاس ۸ نومبر بعد نماز مغرب ساڑھے چھ بجے شروع ہو کر قریباً ۹ بجے ختم ہوا۔ تلاوت قرآن کریم، نظم اور عہد نامہ کے بعد مکرم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب امیر مقامی نے دعا کے ساتھ اجلاس کا افتتاح فرمایا۔ بعدہٗ اپنے خطاب میں انصار کو ان کے عہد نامہ کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض یہ ہے کہ ہمارا قول و فعل عہد کے ہر لفظ کی عملی گواہی دے۔ ہمیں سوچنا اور غور کرنا چاہیئے کہ ہم عہد کے الفاظ کو پورا کرنے کے لئے روزانہ کتنا وقت صرف کرتے ہیں۔ نظام خلافت کی حفاظت سلسلہ کی خاطر قربانی اور امام وقت کی آواز پر لبیک کہنے کے لئے کس قدر عملی جدوجہد کرتے ہیں۔ محض عہد کے الفاظ کو دہرانا کوئی چیز نہیں۔ عہد کو عمل قربانی اور اخلاص کے ساتھ پورا کریں۔ اگر حقیقی انصار بننا ہے تو امام وقت کے ہر ارشاد پر عمل کریں تا اللہ تعالےٰ کے فضل کے وارث ٹھہریں۔

امیر صاحب کی تقریر کے بعد محترم مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر سابق مبلغ ماریشس و افریقہ نے سورۃ حشر کے آخری رکوع سے درس قرآن کریم دیا۔ آپ نے تلقین فرمائی کہ ہمیں تمام پروگرام بحیثیت جماعت امام کی آواز کے مطابق بنانے اور تکمیل دینے چاہئیں۔ کیونکہ امام جماعت کی ڈھال ہوتا ہے۔ مولوی نصیر الدین احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ نے حدیث کا درس دیا۔ اور مکرمی مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ افریقہ و سنگاپور نے کشتی نوح سے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیم پڑھ کر سنائی اور تاکید فرمائی کہ ہمیں حضور کی تعلیم کا بغور مطالعہ کرنا چاہیئے۔ اور ہمیشہ اسے سامنے رکھتے ہوئے اس پر عمل کرنا چاہیئے۔ شیخ احمد علی صاحب منتظم مال مجلس مقامی نے تعلق باللہ اور چوہدری عبدالقادر صاحب صدر حلقہ سمن آباد نے تربیت اولاد، خواجہ محمد شریف صاحب نے عملی نمونہ کی اہمیت اور مکرمی عبدالحق صاحب مجاہد نے احمدیت غیروں کی نظر میں کے موضوعات پر تقاریر فرمائیں۔ اجلاس کے اختتام پر زعیم صاحب اعلیٰ مقامی نے تہجد کی اہمیت پر مختصر تقریر کرتے ہوئے انصار کو اگلے روز زیادہ سے زیادہ تعداد میں باجماعت نماز تہجد میں شمولیت کے لئے تاکید کی۔ مکرمی محمد لطیف صاحب سنکوہی اور مولوی محمد صدیق صاحب کی نظموں کے بعد پہلا اجلاس برخاست ہوا۔

مورخہ ۹ نومبر بروز اتوار ۴½ بجے صبح نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن اور حدیث ہوا پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے درس دیا گیا۔ علاوہ ازیں تقوےٰ کی اہمیت، تحریک وقف عارضی، تحریک وصیت، نماز باجماعت کی اہمیت، سیرت خاتم الانبیاءؐ کے موضوعات پر علی الترتیب سنکوہی صاحب، اخوند فیاض احمد صاحب، خواجہ محمد اکرم صاحب اور مکرمی مولوی محمد صدیق صاحب نے تقریریں کیں۔ جس کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی تقریر بموقعہ سالانہ اجتماع ربوہ ۱۹۶۹ء بذریعہ ٹیپ ریکارڈ انصار کو سنائی گئی۔ ناشتہ اور ورزشی مقابلوں کے لئے ۷½ بجے اجلاس برخاست ہوا۔

تیسرا اجلاس ٹھیک ۱۰½ بجے زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ منعقد ہوا۔ تلاوت عہد نامہ اور مکرم ثاقب صاحب زیروی کی نظم کے بعد مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب نے درس قرآن مجید فرمایا اور مکرمی مولوی محمد صدیق صاحب نے احمدیت اکناف عالم کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب قائد مال نے مجلس انصار اللہ کی مالی ذمہ داریاں کے عنوان کے تحت خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ مجلس لاہور کی نئی تنظیم نے جو ماہ ستمبر ۱۹۶۹ء میں قائم ہوئی ہے۔ ڈیڑھ ماہ کے عرصہ میں بیداری کا ثبوت دیا ہے۔ تاہم ابھی بہت ہمت اور کام کی ضرورت ہے۔ تا بجٹ کی سو فیصدی ادائیگی ہو سکے۔ اگر کارکنان نے اسی طرح عملی بیداری کا ثبوت دیا تو کوئی وجہ نہیں کہ مجلس لاہور ایک مثالی اور نمونہ کی مجلس نہ بن جائے۔

مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے قرآن مجید کی برکات کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ جس کے بعد خاکسار نے مجلس انصار اللہ لاہور کی دو ماہ کی کارگزاری کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ جس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے خطاب فرمایا۔ آپ نے تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ دنیا میں جو تنظیم بھی قائم کی جاتی ہے۔ وہ خواہ دینی ہو یا دنیاوی وہ اپنے لئے ایک لائحہ عمل اور کچھ اغراض و مقاصد سامنے رکھتی ہے۔ اور اگر ایسی تنظیموں کے افراد خاطر خواہ کوشش اور قربانی کے ساتھ اغراض و مقاصد کو پورا نہ کریں تو ایسی تحریکیں اور تنظیمیں کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے مجلس انصار اللہ کی تنظیم جاری فرما کر اس کے واضح اغراض و مقاصد معین فرمائے ہیں۔ جب تک ہم ان مقاصد عظیمہ کو ہر وقت اپنے سامنے نہ رکھیں گے اور اس پر عمل پیرا نہ ہوں گے۔ اس وقت تک ہم کامیاب نہیں ہو سکتے

آپ نے فرمایا کہ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے مجلس کے قیام کے مندرجہ ذیل پانچ بنیادی مقاصد بیان فرمائے ہیں

اوّل۔ نظام کو بیدار رکھنا
دوم۔ فعال جماعت کا قیام
سوم۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی۔
چہارم۔ تربیت اولاد
اور پنجم۔ دعا

ان مقاصد کی تشریح کے بعد صاحب صدر نے فرمایا کہ میرے لاہور آنے کی غرض یہ تھی کہ میں آپ سے دردِ دل سے یہ عرض کروں کہ مجلس لاہور کو تنظیم خاص کی ضرورت ہے۔ اور ایسے کارکنوں کی اشد ضرورت ہے جو کام کریں۔ اور مجلس کو ایسی بنیادوں پر قائم کریں کہ آپ زندہ اور فعال مجلس تصور ہوں۔ اسلام میں اجارہ داری نہیں ہے۔ آپ میں سے ہر شخص جو درد رکھتا ہے۔ میرا مخاطب اور ذمہ دار ہے۔ موقعہ ہے کہ آگے بڑھیں اور کام کریں اور صحیح تنظیم قائم کریں تا ہر شخص نظام کی لڑی میں پرو دیا جائے۔ دیانت و امانت کے معیار کو نہ صرف برقرار رکھیں۔ بلکہ اونچا کرنے اور پھر اسے ہمیشہ قائم رکھنے کی کوشش کریں۔ اپنے اندر زہد، خلق، عبادت، محبت، مہمان نوازی تواضع اور انکساری کا جذبہ پیدا کریں۔ ریا اور تکبر سے پرہیز کریں۔ محبت اور میانہ روی سے کام لیں۔ تربیت اولاد کی طرف خاص توجہ دیں۔ اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے رہیں۔ تربیت اولاد کے ضمن میں آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کا اسوہ بیان فرمایا اور بالآخر فرمایا کہ اصل چیز دعا ہے، جو عبادت کا خلاصہ ہے۔ کوئی اصلاح نہیں ہو سکتی۔ جب تک اوّل و آخر دعا نہ ہو۔ آپ تضرع اور انکسار کی حالت پیدا کریں۔ اور چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے دعا کریں۔ آپ کا خطاب تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہا۔

مکرم ثاقب صاحب زیروی کی دوسری نظم کے بعد زعیم اعلیٰ مقامی نے اپنے مختصر خطاب میں مرکز سے آمدہ مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور فرمایا کہ آئندہ ہم صدر صاحب کے ارشادات پر پورا پورا عمل کرنے کی ہر ممکن سعی کریں گے۔ اللہ تعالےٰ توفیق دے۔ رسالہ انصار اللہ کی خریداری کی تحریک اور ضروری اعلانات کے بعد تقریباً دو بجے صدر صاحب محترم نے دعا فرمائی۔ جس سے مجلس لاہور کا اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

اجلاس کے بعد جناب صدر صاحب۔ نائب صدر صاحب اور قائد مال نے مجلس عاملہ مقامی کے ہمراہ گروپ فوٹو میں شرکت فرمائی۔ جملہ انصار، خدام، اطفال کو نمازوں کی ادائیگی کے بعد مجلس کی جانب سے کھانا پیش کیا گیا۔ اجتماع میں ضلع لاہور کی بعض بیرونی مجالس کے ارکان نے بھی شرکت فرمائی۔ جن کے لئے قیام و طعام کا انتظام کیا گیا تھا۔ اسی طرح صبح کا ناشتہ بھی پیش کیا گیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں صدر صاحب مجلس انصار اللہ کے ارشادات پر پوری طرح کاربند ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار عبدالوہاب
منتظم عمومی مجلس انصار اللہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا
فرض ہے کہ
اخبار الفضل
خود خرید کر پڑھے

محترم الطاف حسین خان صاحب شاہجہانپوری مرحوم کا ذکرِ خیر

(مکرم سعید احمد خان صاحب لاہور)

میرے نانا جان الطاف حسین خان صاحب شاہجہانپوری مختصر سی علالت کے بعد ۳۰ اگست ۱۹۷۹ء صبح ساڑھے چار بجے بعمر ۸۳ برس اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ کا سنِ پیدائش ۱۸۹۶ء ہے۔ زندگی کے قریباً ۵۲ برس موضع اودے پور کٹیا میں گذارے۔ جو شاہجہانپور (یوپی) سے دس میل کے فاصلے پر ہے۔ آپ کے والد صاحب جنہوں نے ۱۹۰۰ء میں وفات پائی بہت مخلص احمدی تھے۔ اس وقت محترم نانا جان کی عمر صرف ۴ سال تھی۔ کم سنی کے باعث احمدیت سے کسی قسم کا واسطہ نہ تھا۔ سلسلہ کی کچھ کتب گھر میں موجود تھیں جو کہ آپ کے والد صاحب نے حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری سے حاصل کی تھیں۔ ان سے آپ نے استفادہ کیا طبیعت میں چونکہ تجسس تھا۔ اسلئے آپ شاہجہانپور حضرت حافظ صاحب کے پاس گئے اور سلسلہ کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیں۔ انشراح صدر ہونے کے بعد آپ نے ۱۹۱۷ء میں حضرت اقدس المصلح الموعودؓ کی خدمت میں بیعت کا خط لکھ دیا۔ اس کے بعد آپ کو قادیان جانے کا شدید شوق پیدا ہوا۔ مگر گھریلو مخالفت اور بعض مجبوریوں کی بناء پر آپ جلد نہ جا سکے اس دوران میں آپ نے حضرت حافظ صاحبؓ سے احمدیت کے بارے میں بہت سے مسائل سیکھے۔ حضرت حافظ صاحبؓ نے آپ کو بہت سے اعتراضات کے جواب سکھائے۔ اور مزید واقفیت کے لئے سلسلہ کا لٹریچر بھی دیا۔ ۱۹۱۹ء میں آپ حضرت حافظ صاحبؓ کی معیت میں قادیان کے سالانہ جلسہ میں شامل ہوئے اور وہیں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے دستِ مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔

آپ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے احمدیت کی تبلیغ کا شوق بچپن ہی سے موجزن تھا۔ آپ خاندان اور اقرباء میں واحد احمدی تھے۔ آپ کی مخالفت بھی بہت ہوئی۔ گھر سے بھی نکال دئے گئے۔ مگر آپ کے پائے ثبات میں ذرا بھر لغزش نہیں آئی یہ عرصہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں گذارا۔ اور ہر وقت اُس کی نصرت کے طلبگار رہے۔ اس دوران آپ نے اللہ تعالیٰ کی غائبانہ امداد کے بہت سے نظارے بھی دیکھے۔

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اکثر کتب اور سلسلہ کا لٹریچر گھر میں اور باہر بھی شوق سے اونچی آواز سے پڑھتے اور لوگوں کو سناتے۔ جب گھر والوں نے نکال دیا۔ تو آپ سیدھے شاہجہانپور حضرت حافظ صاحبؓ کی خدمت میں پہنچے اور تمام سرگذشت بیان کی۔ حضرت حافظ صاحب نے آپ کو جنگلات کی ایک فرم میں ملازم کروا دیا۔ یہیں رہ کر آپ نے تبلیغ میں خاص مہارت حاصل کی۔ رؤیا میں حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت بھی کی۔ قریباً آٹھ ماہ تک آپ وہاں رہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور بہت دعائیں کرتے رہے کہ اللہ تعالیٰ میرے گاؤں کے رہنے والوں کو حق کے پہچاننے کی توفیق عطا فرما۔ آخر آپ کی دعا رنگ لائی۔ خاندان اور رشتہ داروں کے دل صاف ہو گئے اور آہستہ آہستہ وہ حلقہ بگوشِ احمدیت ہوتے گئے آجکل موضع اودے پور کٹیا میں ایک مخلص جماعت موجود ہے ایک خوبصورت سی مسجد بھی ہے جہاں باقاعدہ پنجوقتہ نماز ہوتی ہے۔

آپ گاؤں سے پندرہ میل تک دیہات میں چلے جاتے اور وہاں سلسلہ کا لٹریچر تقسیم کرتے۔ ۱۹۵۰ء میں آپ ہجرت کر کے ربوہ آگئے اور محلہ دارالیمن میں رہائش اختیار کی۔ چنیوٹ میں اپنی زمین کے کلیم کے عوض ایک مکان اور کچھ زمین ملی ۱۹۶۲ء میں آپ چنیوٹ چلے گئے اور وہیں محلہ گڑھا میں سکونت اختیار کی وہاں بھی آپ نے ضعف کے باوجود خدمتِ دین کا سلسلہ جاری رکھا۔ سلسلہ کی سینکڑوں کتب اور بیش قیمت حوالہ جات آپ کے پاس موجود تھے سلسلہ کے خلاف کوئی بیان یا اعتراض خود کسی کتاب یا رسالہ میں دیکھتے آپ پڑھتے اور پڑھنے کے بعد اس کا مناسب جواب بھی موقع اور محل کے مطابق دیتے آپکا یہ شوق تا دمِ آخر قائم رہا۔

بہت سے احباب آپ کی وجہ سے سلسلہ عالیہ میں داخل ہوئے محترم نانا جان سادگی پسند بزرگ تھے اکثر اٹھتے بیٹھتے، گھر میں اور باہر سادگی کی تلقین کرتے تھے۔ اور اس ضمن میں اکثر آنحضرتؐ اور حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہؓ کے نمونہ کو سامنے رکھتے۔ ہر قسم کی بدعت اور رسوم سے آپ کو کلیتہً نفرت تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے آپ کو والہانہ عشق تھا بیماری کے ایام میں بھی ہسپتال میں آپ بستر پر لیٹے لیٹے حضرت مسیح موعودؑ کے اشعار پڑھتے اور ساتھ ہی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے تمام ملنے والوں کو سلسلہ کے ساتھ وابستگی اور اس ضمن میں ہر قسم کی قربانی مالی و جانی دینے کی تلقین کرتے۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو ہر قسم کی نعمار سے مالا مال کرے گا

آپ ہم سب افرادِ خاندان کے لئے ایک مضبوط ستون اور روحانی بزرگ کی حیثیت رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سانحہ کو صبر سے برداشت کرنے کی توفیق بخشے اور ہر قسم کی پریشانیوں سے نجات دے۔

اپنے پسماندگان میں تین بیواؤں کے علاوہ چار لڑکیاں اور پانچ لڑکے بطور یادگار چھوڑے ہیں۔ جن میں سے تین ابھی کم سن ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان ان سب کا حافظ وناصر ہو اور محترم نانا جان کی مغفرت فرما کر انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

درخواست دُعا

میں ان دنوں عارضی وقف کے سلسلہ میں دنیا پور ضلع ملتان میں ہوں۔ مکرم والد صاحب قبلہ حکیم نظام جان صاحبؓ اکثر بیمار رہتے ہیں۔ والدہ صاحبہ نے بھی آنکھ کا اپریشن کروایا ہوا تھا اور میری روانگی تک وہ ہسپتال میں تھیں میرے چھوٹے بچے اور بڑی لڑکی نصرت یاسمین کی طبیعت بھی کچھ ناساز تھی۔ دوستوں سے ان سب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

(حکیم عبد الحمید عفی عنہ مسجد احمدیہ ڈناپور)

آنے اور جانے والے ہر دو قسم کے افراد کا شمار کیا جائے

بجٹ بنانے کا صحیح طریق۔ برائے توجہ سیکرٹریان تحریک جدید

وعدہ جات تحریک جدید بھجواتے وقت عہدیداران جماعت بعض افراد کے ناموں کے آگے لکھ دیتے ہیں کہ یہ افراد اس جماعت سے چلے گئے ہیں۔ ان کا بجٹ ہماری جماعت کے بجٹ سے منہا کر دیا جائے۔ اس کے ساتھ ہی عہدیداران حضرات کو نئے شامل ہونے والوں پر بھی نظر رکھنی چاہیئے اور ان کا بجٹ شمار کرنا چاہیئے۔ اس کی ایک نیک مثال گوجرخان کے سیکرٹری تحریک جدید نے حال ہی میں پیش کی ہے۔ حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں وعدے بھجواتے وقت انہوں نے اپنے احباب جماعت میں سے جہاں تین افراد کو بوجہ تبادلہ یا خو منبدگی اپنے بجٹ سے خارج کیا ہے۔ وہاں نئے پیدا ہونے والے بچوں کو شامل بھی کیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اگر جماعت کے کارکن اس طریق کو مدنظر رکھیں تو جماعت میں جو خلاء بھی پیدا ہو اس کو پُر کرنے کا اہتمام ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق بخشے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

درخواست دُعا برائے عازمین حج

حسب سابق امسال بھی کئی احمدی احباب اور خواتین نے حج بیت اللہ شریف کے لئے درخواستیں دی ہوئی ہیں۔ ان میں سے حسب ذیل دوستوں کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ قرعہ (اندازی) میں اللہ تعالیٰ نے انہیں کامیابی بخشی ہے اور وہ انشاء اللہ جلد اس مقدس سفر کے لئے روانہ ہونے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔

۱۔ مکرم ڈاکٹر چوہدری عبد اللطیف صاحب سرگودھا مع بیگم صاحبہ

۲۔ مکرم مرزا معظم بیگ صاحب راولپنڈی مع بیگم صاحبہ و صاحبزادی

حسب ذیل دوستوں کی درخواستوں کی منظوری زیر غور ہے قارئین الفضل سے انکی کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (۱) مکرم سید احمد شاہ صاحب سیالکوٹی (۲) مکرم چوہدری عبد الحمید صاحب کا ٹھگڑھی

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں۔ وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال، سیکرٹری صاحبان وصایا۔ اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۱۹۷۴۶

میں نجمہ عزیز زوجہ شاہد وسیم احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بہلولپور چک $\frac{127}{R.B}$ لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{6}{69}$/۲۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) حق مہر بذمہ خاوند واجب الادا ہے (۱۰۰۰/- روپے) وزن زیورات طلائی ۹۸ تولے مالیتی ۱۰۰۰/- روپے ہے اسکے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: نجمہ عزیز

گواہ شد:۔ عزیز احمد چوہدری والد موصیہ شاہ نواز لمیٹڈ کراچی

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی

مسل ۱۹۷۴۷

میں ریحانہ محمود بنت محمود احمد صاحب باجوہ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوکاڑہ ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{6}{69}$/۲۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی ۸ تولے مالیتی ۱۲۷۵٫۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامتہ:۔ ریحانہ محمود بقلم خود

گواہ شد:۔ عزیز احمد چوہدری شاہ نواز لمیٹڈ کراچی۔

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد کراچی

مسل ۱۹۷۴۸

میں ناہید عزیز بنت میجر عزیز احمد صاحب چوہدری قوم جٹ پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بہلولپور $\frac{127}{R-B}$ ضلع لائلپور حال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷-۶-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

	روپے
۱۔ زیور طلائی ایک تولہ مالیتی	۱۷۲٫۰۰
۲۔ نقرئی زیور مالیتی	۵۵٫۰۰
کل جائیداد	۲۲۷٫۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۵/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ ناہید عزیز

گواہ شد:۔ عزیز احمد چوہدری والد موصیہ شاہ نواز لمیٹڈ کراچی

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا کراچی۔

مسل ۱۹۷۴۹

میں سردار سلطان احمد ولد سردار جواہر سنگھ قوم سندھو جٹ عمر ۷۵ سال بیعت ۱۹۲۳ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{6}{69}$/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو جو اس وقت ۲۰/- روپے بصورت وظیفہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد:۔ سردار سلطان احمد مہمان خانہ ربوہ

گواہ شد:۔ سید بشیر احمد دواخانہ خدمت خلق ربوہ۔

گواہ شد:۔ سید مسعود مبارک سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل ۱۹۷۵۳

میں امۃ الحمید بٹ بیوہ شیر محمد صاحب مرحوم قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۲۷ء ساکن نیروبی کینیا مشرقی افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{10}{67}$/۲۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

زیور طلائی ساڑھے چھ مالیتی ۸۱۲٫۰۰ شلنگ

حق مہر یاد نہیں رہا کتنا تھا۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰/- شلنگ ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ امۃ الحمید بٹ

گواہ شد:۔ محمد انور بٹ ولد شیر محمد صاحب مرحوم نیروبی۔

گواہ شد:۔ عبد الکریم بٹ ولد میاں محمد بخش صاحب مرحوم نیروبی۔

مسل ۱۹۷۵۴

میں محمد انور خان ولد مبارک علی خان صاحب قوم راجپوت پیشہ زراعت عمر ۶۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لائلپور ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{7}{69}$/۳۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

	روپے
۱۔ زرعی زمین پانچ ایکڑ مالیتی	۲۰٫۰۰۰
۲۔ مکان واقع لائلپور	۱۰٫۰۰۰
۳۔ ایک پلاٹ برقبہ ۵ مرلے واقع لائلپور (جس میں میرا $\frac{1}{2}$ حصہ ہے)	۱۶۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

العبد:۔ محمد انور خان مکان ۱۵۶-P گلزار محلہ لائلپور

گواہ شد:۔ رانا منظور احمد لائلپور

گواہ شد:۔ احمد الدین ۲۰۳/۶ پیپلز کالونی لائلپور۔

مسل ۱۹۷۵۵

میں اقبال احمد ولد میاں غلام احمد صاحب قوم خواجہ پیشہ تجارت عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وزیرآباد۔ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{7}{69}$/۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۳۰۰/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے

العبد:۔ اقبال احمد ولد میاں غلام احمد صاحب ریل بازار وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ گواہ شد:۔ غلام احمد امیر جماعت احمدیہ وزیرآباد۔ گواہ شد:۔ برکت علی وصیت ۱۲۶۱

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

اپالو ۱۲ کے خلا باز بحر الکاہل میں اتر گئے

ہوسٹن ۲۵ نومبر۔ امریکی خلائی جہاز اپالو ۱۲۔ کل رات دو بجے کے قریب بحر الکاہل میں جزیرہ ساموا سے کوئی سوا تین سو میل دور مقررہ مقام پر اتر گیا۔ امریکی بحریہ کا جہاز ہارنیٹ اور طیارے کل سے اس مقام پر کھڑے تھے اپالو جب سمندر میں گرا تو اس کی رفتار ۲۵ ہزار میل فی گھنٹہ سے زائد تھی۔ اور رگڑ کے سبب اس کا بیرونی انگارے کی طرح دہک رہا تھا۔ اپالو کا کیپسول سمندر میں گرنے کے چند منٹ بعد ہیلی کاپٹر غوطہ خوروں کو لے کر وہاں پہنچ گیا۔ غوطہ خوروں نے فوراً کیپسول کو سیدھا کر دیا اس اثنا میں خلا بازوں نے ہارنیٹ جہاز سے رابطہ قائم کر لیا۔ غوطہ خوروں نے کیپسول کو سیدھا کرنے کے بعد تینوں خلا بازوں چارلس کونریڈ۔ ایلین بین۔ اور گورڈن کو جنہوں نے خاص لباس پہن رکھے تھے۔ جہاز ہارنیٹ پر لایا گیا۔

یاد رہے کہ اپالو ۱۲ تینوں خلا بازوں کو لے کر ۱۴ نومبر کو چاند کے سفر پر پرواز ہوا تھا ۱۹ نومبر کو کونریڈ اور ایلین نے چاند پر چہل قدمی کی۔ اگلے روز پھر چار گھنٹے تک چاند کی سطح پر پھرتے رہے دونوں نے بحر طلاطم میں ۳۲ گھنٹے گزارے اس دوران میں ان کا ساتھی گورڈن کمانڈ ماڈیول "یکی کلپر" میں چاند کے گرد مدار پر چکر لگاتا رہا خلا باز اپنے ساتھ چاند کی مٹی اور پتھروں کے سو اس کے قریب نمونے لائے ہیں۔

اسرائیل کے متعدد افسر اور جوان زخمی ہو گئے

قاہرہ ۲۵ نومبر متحدہ عرب جمہوریہ کی فوجوں نے کل رات شمالی علاقے سے نہر سویز عبور کر کے اسرائیلی فوجی چوکیوں پر زبردست حملہ کر دیا اس حملہ میں اسرائیل کا ایک ٹینک اور تین چوکیاں تباہ ہو گئیں۔ اس کے علاوہ تیرہ اسرائیلی فوجی بھی ہلاک ہو گئے۔ یہ اعلان متحدہ عرب جمہوریہ کے ایک فوجی ترجمان نے کیا ہے۔

کانگریس کی صوبائی تنظیموں سے بھی اخراج

نئی دہلی ۲۵ نومبر۔ کانگریس (اندرا گاندھی گروپ) کے صدر مسٹر چدمبرم سبرامنیم نے اعلان کیا ہے کہ مرکز کے بعد اب کانگریس کی صوبائی تنظیموں سے بھی مخالف کانگریسیوں سے بھی مخالف کانگریسیوں کے صدر نجلنگپا کے حامیوں کو نکال دیا جائے گا۔

انہوں نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ سب سے پہلے تامل ناڈو۔ میسور اور گجرات کی کانگریس ورکنگ کمیٹیوں سے نجلنگپا کے حامیوں کو نکالا جائے گا۔ اور ان کی جگہ اندرا گاندھی کے حامیوں کو نامزد کیا جائے گا۔

مٹی کے تیل کے نرخ مقرر کر دیئے گئے

لاہور ۲۵ نومبر۔ ضلع لاہور کے نرخوں کی جائزہ کمیٹی کا اجلاس ۲۲ نومبر کو لاہور میں منعقد ہوا۔ اس کمیٹی کے سربراہ ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر ہیں۔ اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ شہر میں مٹی کا تیل چھ روپے ۸۴ پیسے چار گیلن کے حساب سے فروخت کیا جائے گا۔ اس موقع پر تیل کمپنیوں کے نمائندے بھی موجود تھے جنہوں نے اس بات سے اتفاق کیا کہ وہ اپنے ڈیلروں کو اس ضمن میں ہدایات جاری کر دیں گے۔

لاہور کارپوریشن اور بلدیہ راولپنڈی توڑ دی گئیں۔

لاہور ۲۵ نومبر۔ ایک سرکاری اطلاع کے مطابق لاہور کارپوریشن اور بلدیہ راولپنڈی کو توڑ دیا گیا ہے اس سلسلے میں گورنر مغربی پاکستان ایئر مارشل نور خان نے ان بلدیاتی اداروں کو توڑنے کا حکم دیا ہے اس فیصلے کے مطابق دونوں اداروں کو ختم کر دیا گیا ہے

صوبائی گورنر نے لاہور کارپوریشن کے موجودہ چیئرمین میاں سعید کو کارپوریشن کا ایڈمنسٹریٹر مقرر کر دیا گیا ہے مزید براں بلدیہ راولپنڈی کے موجودہ چیئرمین کو بھی اس ادارے کا ایڈمنسٹریٹر مقرر کر دیا گیا ہے خیال رہے کہ گذشتہ روز دونوں بلدیاتی اداروں کے وائس چیئرمینوں کو اختیارات سے محروم کر دیا گیا تھا

یونیورسٹی ۱۱ سے ۳۱ دسمبر تک بند رہے گی

لاہور ۲۵ نومبر۔ باخبر ذرائع کے مطابق پنجاب یونیورسٹی اور ملحقہ ادارے عید الفطر اور سرما کی تعطیلات کے سلسلہ میں ۱۱ دسمبر سے ۳۱ دسمبر ۱۹۶۹ء تک بند رہیں گے۔ یونیورسٹی دوبارہ یکم جنوری کو کھلے گی۔

راشی افسروں کے ناموں کا اعلان

راولپنڈی ۲۵ نومبر۔ مرکزی حکومت ایک دو روز میں ان سرکاری افسروں کے ناموں کا اعلان کر دے گی جنہیں رشوت ستانی اور دوسرے ناجائز ذرائع سے دولت جمع کرنے کے الزام میں سرکاری ملازمت سے نکالا جا رہا ہے۔

۱۹۷۰ء کے لئے سرکاری تعطیلات

اسلام آباد ۲۵ نومبر۔ وزارت امور داخلہ نے ۱۹۷۰ء کے لئے چودہ سرکاری تعطیلات کا اعلان کر دیا ہے جو حسب ذیل ہیں:-

عید الاضحیٰ ۱۷، ۱۸ فروری۔
عاشورہ محرم ۱۹ مارچ یوم پاکستان ۲۳ مارچ
عید میلاد النبی ۱۸ مئی۔ بنک ہالی ڈے یکم جولائی۔ یوم آزادی ۱۴ اگست۔
یوم دفاع پاکستان ۷ ستمبر (۶ ستمبر کو اتوار ہے)
یوم وفات قائد اعظم ۱۱ ستمبر جمعۃ الوداع ۲۷ نومبر عید الفطر یکم و ۲ دسمبر۔ یوم ولادت قائد اعظم و کرسمس ۲۵ دسمبر۔ بنک ہالی ڈے ۳۱ دسمبر۔

بھارتی ہائی کمشنر کا بیان

لاہور ۲۵ نومبر۔ پاکستان میں بھارتی ہائی کمشنر مسٹر ڈیکے اچاریہ نے پاکستان میں گوردواروں کی قابل رشک حالت پر تبصرہ کرنے سے دلچسپ طریقے سے گریز کیا ہے وہ گورونانک کے یوم پیدائش کی تقریبات میں شرکت کرنے کے لئے گوردوارہ جنم استھان ننکانہ صاحب گئے تھے۔ جب اخبار نویسوں نے انہیں گوردواروں کی قابل رشک حالت پاکستان کی طرف سے سکھ یاتریوں کے استقبال کے انتظامات اور سکھوں کے اظہار تشکر کا حوالہ دیتے ہوئے تبصرہ کرنے کو کہا تو انہوں نے جواب دیا میں سکھوں کے معاملے میں یہی کہہ سکتا ہوں۔ مسٹر اچاریہ کے ہمراہ بھارتی ڈپٹی ہائی کمشنر بھی تھے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ بھارتی سکھ یاتریوں کے وفد کے قائد سردار بھوپندر سنگھ اور برطانیہ سے آئے ہوئے سکھ وفد کے سربراہ نے گوردواروں کی اچھی حالت اور حکومت پاکستان کی جانب سے ان کی تعمیر و مرمت اور نگہداشت پر پاکستان کی بہت تعریف کی اور یاتریوں کے استقبال کے انتظامات پر پاکستان اس کے عوام کے جذبہ میزبانی کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا تھا۔

برطانوی سکھوں کی تنظیم کے صدر نے ننکانہ صاحب میں سہ روزہ تقریبات شروع ہونے کے پہلے روز اپنی تقریر میں کہا تھا کہ وہ سکھ گوردواروں کی اس شاندار حالت اور حکومت پاکستان کی مساعی کے بارے میں گوردوارہ پربندھک کمیٹی کی تمام شاخوں کو مطلع کر دیں گے۔

جی ایم صادق کا اخراج

راولپنڈی نومبر۔ مقبوضہ کشمیر کی کانگریس کے صدر میر قاسم نے کٹھ پتلی وزیر اعلیٰ جی ایم صادق کو کانگریس کی بنیادی رکنیت سے خارج کرنے کا اعلان کر دیا ہے میر قاسم نے کہا ہے کہ جی ایم صادق کانگریس کی پارلیمانی پارٹی کے بھی قائد نہیں رہے ادھر جی ایم صادق نے سرینگر میں ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا ہے کہ وہ میر قاسم کو کانگریس کے صدر کی حیثیت سے تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔

ضرورت ہے

زرعی زمین جس میں ٹیوب ویل نصب ہے کے لئے ایک محنتی تجربہ کار مینجر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت و تجربہ دی جائے گی۔
خواہش مند حضرات خود آ کر ملیں۔

مرزا انور احمد ربوہ

فاؤنٹین پن کے لئے چائنا سٹار انک ربوہ کے ہر جنرل مرچنٹ سے مل سکتی ہے

[redacted]

روزہ اگرچہ روحانی مجاہدہ ہے مگر ساتھ ہی جسمانی فوائد بھی رکھتا ہے

اِس کے ذریعہ انسان شدائد برداشت کرنے اور محنت کرنے کا عادی ہو جاتا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ رمضان کی برکات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

" رمضان کا جسمانی طور پر یہ فائدہ ہوتا ہے کہ انسان تکالیف اور شدائد کا عادی ہو جاتا ہے۔ جسمانی ترقیات بھی روحانی ترقیات کی طرح مجاہدات پر مبنی ہوتی ہیں یہی وجہ ہے کہ حکومتیں جو فوجیں رکھتی ہیں ان کے سپاہیوں سے باقاعدہ پریڈ کراتی رہتی ہیں جس سے ان کے اندر شدّت پیدا ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالےٰ سے گہرے تعلقات رکھنے والے لوگوں کی غذائیں ہمیشہ کم ہوتی ہیں یعنی وہ اپنے ہی جیسے سامان حالات صحت اور معدے رکھنے والے انسانوں سے کم خوراک کھاتے ہیں۔ یہ نہیں کہ اگر ایک انسان کا معدہ خراب ہو اور وہ زیادہ نہ کھا سکے تو کہا جائے اس میں روحانیت زیادہ ہے کیونکہ ممکن ہے دوسرے سامان بھی ایک ہی جیسے ہوں ایک ہی حالت میں وہ انسان جس میں روحانیت ہو گی دوسرے سے کم کھائے گا اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے مومن ایک انتڑی سے کھاتا ہے تو کافر دس انتڑیوں سے کھاتا ہے۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حالات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی غذا بہت کم تھی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تو ہم نے آپ آنکھوں سے دیکھا ہے آپ بمشکل ایک پھلکا کھاتے تھے۔ یہ نہیں کہ بھوکا رہ کر ایسا کرتے تھے بلکہ آہستہ آہستہ رغبت سے استغنا پیدا ہوتے ہوتے یہ عادت ہو گئی تھی اور توجہ اور خیالات کی رَو کے اس طرف سے ہٹ جانے سے آہستہ آہستہ کھانا بہت قلیل رہ گیا تھا۔ لیکن جو لوگ روحانیت کے اعلےٰ مقام پر نہیں ہوتے اور جن پر اللہ تعالےٰ کا تصرف غالب نہیں ہوتا ان کو کبھی کبھی اس کی مشق کرائی جاتی ہے جیسے ایک باقاعدہ فوج ہوتی ہے اور ایک ٹیری ٹوریل جسے سال میں صرف ایک مہینہ مشق کرائی جاتی ہے پس رمضان ٹیری ٹوریل فوج کی ٹریننگ کی طرح ہے ورنہ عام طور پر روحانی لوگوں کی غذا کم ہوتی ہے اور وہ اتنا کم کھاتے ہیں کہ نفس موٹا نہ ہو جائے۔ اور جسم پر چربی چھا کر روحانیت میں روک پیدا نہ کر سکے۔ لیکن جو لوگ اعلےٰ مقام پر نہیں ہوتے وہ بھی چونکہ اللہ تعالےٰ کے بندے ہیں اور ان کی اصلاح بھی ان کے ذمہ ہے اس لئے ان کو ٹیری ٹوریل کی طرح رمضان میں مشق کرائی جاتی ہے تا وہ بھی روحانی ترقی کر سکیں۔

روزہ اگرچہ روحانی مجاہدہ ہے مگر ساتھ ہی جسمانی فوائد بھی رکھتا ہے کیونکہ کئی ایک زہر اس سے انسانی جسم سے خارج ہو جاتے ہیں اور کئی بیماریاں موٹاپے وغیرہ کی دور ہو جاتی ہیں اور اب تو ڈاکٹروں نے تحقیقات سے معلوم کر لیا ہے کہ روزہ ذیابیطس کے مریضوں کے لئے بہت مفید ہے اور ذیابیطس کے مریضوں کو قریباً ۴۰ یوم کے روزے رکھوائے جاتے ہیں کئی ایک مریضوں نے خود مجھے بتایا ہے کہ اس طرح ان کا مرض دُور ہو گیا۔ حتی کہ زخم بھی جو اس مرض کی آخری حالت میں پیدا ہو جایا کرتے ہیں اچھے ہو گئے اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ روزہ میں جسمانی طور پر بھی فوائد ہیں۔ روحانی اور جسمانی دونوں مجاہدات کے علاوہ پھر ایک اور مجاہدہ ہوتا ہے جو روحانی اور جسمانی کے درمیان ہوتا ہے جس کے لئے روزہ تیار کر دیتا ہے اور وہ شدائد کی برداشت اور وقت پڑنے پر محنت کی عادت ہے بعض اوقات قومی یا ملکی کاموں کے لئے ایسی حالت بھی آ جاتی ہے اور یہ دُنیاوی بھی ہوتی ہے جیسے ملک یا وطن کی خدمت اور دینی بھی ہوتی ہے جیسے جہاد اور روزہ اس سے یہ فائدہ بھی ہوتا ہے کہ انسان اس مجاہدہ کے قابل ہو جاتا ہے "

(الفضل ۱۰ اگست ۱۹۴۵ء)

فیصلہ جات شوریٰ انصار اللہ ۱۳۴۸ ھش (۱۹۶۹ء)

۱۔ ہر مجلس کے انصار مہینہ میں ایک یا دو اجلاس کریں جن میں کچھ تقاریر مقرر کی جائیں۔ ان تقاریر میں صداقت اسلام۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام ضرورت خلافت اور خلیفۂ وقت کے ارشادات اور احکام کی تعمیل پر بحث ہو نیز انصار اللہ سے وعدہ لیا جائے کہ وہ اپنی اولادوں کی احسن تربیت کے لئے اور قرآن خوانی کے لئے انہیں مساجد میں بھجوائیں گے۔

۲۔ اس وقت یہ دستور ہے کہ چندہ مجلس کا ⅔ حصہ مرکز میں جمع ہوتا ہے باقی ⅓ حصہ مقامی مجلس اپنے اخراجات کے لئے رکھتی ہے۔ اب شوریٰ کی سفارش پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے منظوری عطا فرمائی ہے کہ ہر مجلس مقامی کے ۳۳ فی صد میں سے ۵ فی صد نظامت ضلع / علاقہ کو دیا جائے اس طرح مجلس مقامی کا حصہ ۲۸ فی صد ہو جائے گا۔ مرکز کا حصہ بدستور ۶۷ فی صد رہے گا۔

۳۔ حسب ذیل بجٹ آمد و خرچ برائے سال ۴۹ ۱۳ ہش (۱۹۷۰ء) منظور ہوا

چندہ مجلس	۴۶۰۰۰
سالانہ اجتماع	۴۵۰۰
اشاعت لٹریچر	۴۰۰

نوٹ : مجالس انصار اللہ آئندہ مرکز میں ۶۷ فی صد کی بجائے ۷۲ فی صد ارسال کریں گی۔ جن میں سے ۵٪ ناظمین اضلاع کو مرکز دے گا۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

۱۔ خاکسار کو بتاریخ ۲۷ نبوت ۱۳۴۸ ہش (نومبر ۱۹۶۹ء) کمشن کے امتحان کے لئے کوہاٹ حاضر ہونا ہے احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے کامیابی عطا فرمائے۔ (مبارک احمد طاہر ربوہ)

۲۔ میرے والد بزرگوار جناب ڈاکٹر محمد عبد اللہ خان صاحب احمدی کی طبیعت ۲ ہفتہ سے ناساز چلی آ رہی ہے۔ احباب جماعت سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ڈاکٹر منظور احمد ولد محمد عبد اللہ خان احمدی۔ جامعہ محمد آباد شریف۔ ضلع جھنگ۔)

دعائے مغفرت

عزیزم محمد حنیف صاحب ظفر طویل علالت کے بعد مورخہ ۱۸ نبوت (نومبر) کی صبح کو بعمر تقریباً ۲۲ سال منڈی چوہڑکانہ میں وفات پا گئے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

چونکہ مرحوم موصی تھے اُن کی میت اُسی روز ربوہ لائی گئی۔ محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے بعد نماز عصر مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی اور عشاء کے بعد انہیں مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔ بعد تدفین محترم سید معود مبارک شاہ صاحب سیکرٹری مقبرہ بہشتی نے دعا کرائی۔

مرحوم پابند صوم وصلوٰۃ، خوش خلق، ملنسار اور بہت مخلص نوجوان تھے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور جنت الفردوس میں اپنا خاص مقام قرب عطا کر کے اُن کے درجات میں ہمیشہ ترقی بخشتا رہے نیز تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد ابراہیم سیکرٹری مال منڈی چوہڑکانہ ضلع شیخوپورہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴